

امام نسائی کی السنن الکبریٰ اور المجتبیٰ

ڈاکٹر سہیل حسن ☆

صحاب ستہ کے مولفین کرام میں سے امام نسائی^(۱) وہ منفرد محدث ہیں جنہوں نے حدیث کی ایک کتاب السنن الکبریٰ کے نام سے تالیف کرنے کے بعد دوسری کتاب المجتبیٰ کے نام سے تحریر کی، اور دونوں کتابوں میں اپنی منفرد حیثیت منواتے ہوئے احادیث جمع کیں، خاص طور پر امام نسائی کی تالیف میں علل حدیث کے موضوع پر ایک پیش بہا حصہ ملتا ہے، اور وہ ان احادیث کے طرق اور روایات کے ذریعے ان کی علتوں کی نشاندہی کرتے ہیں، اور بلاشبہ علل حدیث کو پہچاننے کا علم بہت ہی گہرا اور محنت طلب فن ہے، اور اس فن میں وہی شخص کامیاب ہو سکتا ہے جو کہ رجال کا گہرا علم رکھتا ہو اور اسانید پر کھل عبور کا حامل ہو۔

گذشتہ کافی عرصہ تک امام نسائی کی السنن الکبریٰ کا کوئی وجود نہیں تھا اور محدثین کا انحصار صرف المجتبیٰ یعنی سنن صغریٰ پر تھا، جو کہ سنن نسائی کے نام سے شہرت رکھتی ہے، جبکہ سنن کبریٰ محدثین کرام کے ہاں نمایاں مقام کی حامل ہے، حافظ المرزی،^(۲) حافظ المذری^(۳) اور نابلسی^(۴) اپنی کتب میں جہاں سنن صغریٰ کی احادیث کا ذکر کرتے ہیں وہاں سنن کبریٰ کی احادیث ذکر کرنے کا التزام بھی کرتے ہیں۔

سن ۱۹۷۰ء میں ہندوستان کے ایک مشہور عالم اور محقق مولانا عبدالصمد شرف الدین جب اس کتاب کی تلاش میں ترکیا کے سفر کے دوران استنبول کے مکتبہ سلیمانہ سے

☆ صدر شعبہ علوم القرآن والحديث، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

گذرے تو اتفاق سے ان کی نظر اس نادر الوجود کتاب پر پڑی جبکہ خود اس مکتبہ کے ذمہ داران اس سے ناواقف تھے، انہوں نے وہاں سے اس کتاب کی مائیکرو فلم حاصل کی اور طباعت کا آغاز کیا، لیکن وہ نامعلوم وجوہ کی بناء پر صرف ایک جلد (کتاب الطہارۃ) شائع کر کے رک گئے۔ (۵)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ امام مزی کی مشہور کتاب تحفة الاشراف انہی کی کوششوں سے معرض وجود میں آئی اور یہ کتاب صحاح ستہ کی احادیث تک پہنچنے کے لیے بہترین انڈیکس ہے، اور مزید فائدہ یہ کہ مختلف روایات احادیث کی تصحیح اور توثیق بھی ہو جاتی ہے، مخطوطات کی غلطیاں معلوم ہو جاتی ہیں اور اس کتاب کی مدد سے ان کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

سن ۱۹۸۸ء میں ڈاکٹر عبدالغفار سلیمان البنداری اور سید کسروی حسن نے سنن کبریٰ کو شائع کرنے کا منصوبہ بنایا، اور عالم اسلام کے علمی مراکز سے اس کے تمام قلمی نسخے حاصل کیے اور اس طرح ایک مکمل نسخہ پیش کرنے میں کامیاب ہوئے جو کہ بیروت سے ۱۹۹۱ء میں چھ جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔ (۶)

سنن صغریٰ (مجتبیٰ) کیا ان السننی کا اختصار ہے یا امام نسائی کا عمل ہے؟

سنن صغریٰ کے بارے میں یہ اشکال اہل علم کے درمیان پایا جاتا ہے کہ کیا یہ امام نسائی کی تصنیف ہے یا ان کے شاگرد اور راوی ابن السننی کا انتخاب اور اختصار ہے، اس مسئلے میں اہل علم کے دو موقف نظر آتے ہیں، ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ سنن مجتبیٰ ابن السننی کا انتخاب ہے اور انہوں نے سنن کبریٰ سے اسے مختصر کیا ہے، اس رائے کے قائلین میں سب سے نمایاں امام ذہبی (ت ۷۴۸ھ) ہیں۔ (۷) اور انہی کی اتباع میں ابن ناصر الدین الدمشقی (ت ۸۴۲ھ) (۸) نے یہ موقف اختیار کیا ہے، اور اس رائے کی تائید میں امام ذہبی نے کوئی ٹھوس علمی دلیل نہیں پیش کی، بظاہر یہ ان کا وہم معلوم ہوتا ہے

جس سے کوئی بھی انسان میرا نہیں ہے۔

دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ یہ خود امام نسائی کی کاوش ہے، انہوں نے سنن کبریٰ سے انتخاب اور اس میں اضافہ کر کے مرتب کیا ہے۔ اس رائے کی تائید میں دلائل ملتے ہیں۔

ابن خیر الاشہلی (ت ۵۷۵ھ) ابو علی الغسانی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ”کتاب الایمان اور کتاب الصلح سنن کبریٰ کا حصہ نہیں ہیں، بلکہ مجتبیٰ کا حصہ ہیں، جو کہ ابو عبدالرحمن النسائی نے اپنی بیوی تصنیف سے مختصر کی تھی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت کے حکام میں سے ایک حاکم نے ان سے سوال کیا تھا کہ کیا سنن کی تمام احادیث صحیح ہیں؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو اس حاکم نے یہ فرمائش کی آپ صرف صحیح احادیث کا مجموعہ مرتب کر دیں، تو یہ مجتبیٰ ہے جس میں انہوں نے ہر وہ حدیث ترک کر دی ہے، جس کی علت کی نشان دہی انہوں نے کی تھی“۔ (۹)

یہ نص بالکل واضح ہے کہ مجتبیٰ امام نسائی کی تصنیف ہے، اور اس قول کے قائل ابو علی الغسانی کی علیت اور ثقاہت کے معترف خود امام ذہبی ہیں۔ (۱۰)

ان کے علاوہ ابن الاثیر، (۱۱) امام الزیلعی، (۱۲) حافظ ابن کثیر (۱۳) اور حافظ ابو الفضل العراقی اسی موقف کے حق میں ہیں، آخر الذکر نے امیر الرملہ کو سنن پیش کرنے کے واقعے کی تصدیق بھی کی ہے، جیسا کہ امام سیوطی نے اپنی کتاب تدریب الراوی میں نقل کیا ہے۔ (۱۴)

اور اس کے علاوہ ایک اہم دلیل خود ابن السنی کا روایات میں یہ کہنا کہ انہوں نے مجتبیٰ کئی مرتبہ اس کے مصنف کی زبانی سنی ہے۔ (۱۵)

سنن کبریٰ اور مجتبیٰ میں اہم فرق

۱- ان دونوں کتابوں کا ایک اہم فرق اسلوب تصنیف کا ہے، سنن کبریٰ میں احادیث کو ابواب کے تحت براہ راست بیان کیا گیا ہے، جبکہ مجتبیٰ میں اکثر ابواب کی ابتداء قرآن کریم کی آیات سے ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر کتاب الطہارۃ کی پہلی حدیث ذکر کرنے سے پیشتر فرماتے ہیں: "تأویل قوله عزوجل" (اذا قمت الی الصلوۃ فاغسلوا وجوهکم وأیدیکم الی المرافق)، (۱۶) اس طرز عمل میں وہ امام بخاری کے متبع نظر آتے ہیں، اور اس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ امام نسائی تمام ائمہ حدیث میں سب سے متاخر ہیں، (۱۷) جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے سے پیشتر ائمہ سے استفادہ کیا اور اپنی تصنیف میں ان کے اسلوب کو استعمال کیا۔

۲- دونوں کتابوں کے تراجم ابواب میں واضح فرق نظر آتا ہے، سنن کبریٰ کے مقابلے میں مجتبیٰ کے تراجم ابواب میں جدت اور جودت نظر آتی ہے، اور بعض دفعہ ایک عنوان کو کئی عناوین میں تقسیم کر دیتے ہیں خصوصاً جبکہ تفصیل اور وضاحت کی ضرورت ہو، اور اسی طرح ترتیب میں تقدیم اور تاخیر کی گئی ہے، جیسے کوئی شخص اپنے ساتھ عمل پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس کی اصلاح کر رہا ہو۔

ابواب کی تعداد کے لحاظ سے سنن کبریٰ میں تعداد مجتبیٰ کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے اور اسی طرح احادیث کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے، مثلاً کتاب الصیام کے ابواب کی تعداد (میری تحقیق کے مطابق) سنن کبریٰ میں ۲۱۵ ہے جبکہ مجتبیٰ میں ان ابواب کی تعداد ۸۵ ہے یعنی ۱۳۰ باب زیادہ ہے۔

اور اس طرح اس کتاب میں احادیث کی تعداد سنن کبریٰ میں ۹۳۴ ہے جبکہ مجتبیٰ میں ۳۴۵ حدیثیں ہیں، اس مثال سے دونوں کتابوں کے حجم کا باآسانی اندازہ ہو سکتا ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھئے ضمیمہ ۱)

۳۔ سنن کبریٰ میں امام نسائی نے ایک باب میں ہر طرح کی احادیث جمع کر دی ہیں تاکہ علل احادیث کی تحقیق میں آسانی ہو سکے، اور اس فن کے ماہر جانتے ہیں کہ جس حدیث کی جتنی مختلف اسانید ہوں گی اتنی ہی آسانی سے اس حدیث کی علت واضح ہو جائے گی اور اس پر حکم لگانے میں آسانی ہوگی۔

اسانید کی کثرت تعداد کے ساتھ ساتھ ان ابواب کے عناوین میں امام نسائی کا نگاہ بھی اجاگر ہوتا ہے اور وہ متعدد ابواب قائم کرتے ہوئے مختلف مسائل کی نشاندہی کرتے چلے جاتے ہیں۔

۴۔ سنن صغریٰ (مجتبیٰ) کے تراجم ابواب میں اضافہ کیا گیا ہے جو کہ سنن کبریٰ میں نہیں پائے جاتے۔ مثلاً: دونوں کتابوں میں کتاب الطہارۃ کا تقابل کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سنن کبریٰ میں ان ابواب کی تعداد ۱۸۴ ہے جبکہ مجتبیٰ میں ان ابواب کی تعداد ۲۷۵ ہے، ان اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ امام نسائی نے اپنے فقہی استنباطات کی روشنی میں ابواب کی تعداد میں اضافہ کر دیا ہے۔

۵۔ سنن کبریٰ میں کئی ایسی کتب شامل ہیں جو کہ مجتبیٰ میں نہیں ہیں مثلاً: کتاب السیر، کتاب المناقب، کتاب السموت، کتاب الطب، کتاب الفرائض وغیرہ، جبکہ اس کے مقابلے میں مجتبیٰ میں صرف دو کتب ایسی ہیں جو کہ سنن کبریٰ میں نہیں پائی جاتیں اور وہ ہیں، کتاب الایمان و شرائعہ اور کتاب الصلح (دیکھئے ضمیمہ نمبر ۱)۔

۶۔ سنن کبریٰ میں کئی ایسی کتب شامل ہیں جو کہ امام نسائی کی مستقل تالیفات ہیں اور انہیں سنن میں شامل کر دیا گیا ہے، مثلاً: کتاب فضائل القرآن، امام زرکشی نے البرہان میں تذکرہ کیا ہے کہ یہ ایک مستقل کتاب ہے۔ (۱۸) اور اسی طرح کتاب

خصائص علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ مشہور روایت ہے کہ اسے انہوں نے مستقل کتاب کی شکل میں تصنیف کیا تھا اور غرض تصنیف یہ تھا کہ دمشق کے لوگوں کو وہ جب علیؑ پر راغب کرنا چاہتے تھے، ان کی یہ خواہش تو پوری نہ ہو سکی بلکہ اس کے برعکس یہ کتاب ان کی وفات کا سبب بنی اور دمشقوں کے

ہاتھوں زخمی ہو کر چل بسے۔ (۱۹) یہ کتاب سنن کبریٰ میں فضائل صحابہ کے ساتھ شامل کر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں کتاب التفسیر (۲۰) اور کتاب عمل الیوم واللیلۃ (۲۱) وہ مستقل تصنیفات ہیں جو کہ سنن کبریٰ میں شامل کر لی گئی ہیں۔

۷۔ سنن صغریٰ (مجتبیٰ) میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ اسناد کی ابتداء ”اخبارنا“ (۲۲) سے کرتے ہیں اور بعض دفعہ خبرنی کہتے ہیں، اور اس خصوصیت میں وہ تمام محدثین سے منفرد ہیں، جبکہ سنن کبریٰ میں بہت توسع سے کام لیتے ہیں، حتیٰ کہ بلاغات بھی استعمال کرتے ہیں، یعنی سند کی ابتداء ”بلغنی“ سے ہوتی ہے۔ (۲۳)

۸۔ متابعات بیان کرنے کے بارے میں امام نسائی نے امام بخاری سے منفرد طریقہ اختیار کیا ہے، وہ امام بخاری کی طرح ”تابع فلاں“ کہہ کر صرف متعلقہ سند بیان نہیں کرتے بلکہ اس سند کے تمام متابعات الگ الگ مستقل سند کے طور پر بیان کرتے ہیں اور یہ خاصیت صرف امام نسائی کے ہاں بھی پائی جاتی ہے۔

۹۔ امام نسائی نے ہر مسئلہ کے دونوں پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لیے یہ طریقہ اپنایا ہے کہ وہ کسی مسئلے کے بارے میں احادیث ذکر کرنے کے بعد اگر اس بارے میں مخالف احادیث بھی پائی جاتی ہیں تو ان کا بھی ذکر کرتے ہیں، تاکہ دونوں پہلو واضح ہو جائیں۔

۱۰۔ جہاں تک دونوں کتابوں کے منج تالیف اور رجال کا تعلق ہے تو وہ یکساں ہے، بعض راویان حدیث صرف سنن کبریٰ میں پائے جاتے ہیں اور مجتبیٰ میں ان کا ذکر نہیں ملتا اور اس کی وجہ سنن کبریٰ کی وسعت اور جامعیت ہے۔

سنن کبریٰ کی اطراف حدیث کو اپنی تالیفات میں شامل کرنے والے اہل علم

اطراف حدیث کا فن ایک اہم فن ہے جس کے ذریعے سے محدثین کرام نے

کتب حدیث کی فہارس مرتب کر دی ہیں، اور مختلف انداز سے احادیث کی انڈکس تیار کیے

ہیں مثلاً : تحفة الاشراف للمزى۔ اس حوالے سے اہل علم نے جو علمی کام کیا ہے اس میں سے اہم کام یہ ہیں :

۱۔ ابو الفضل محمد بن خالد بن علی (ت ۵۰۷ھ) کی الاطراف ، لکن قاہر نے صحاح ستہ کی تمام احادیث کی اطراف جمع کیں اور انہوں نے ہی سب سے پہلے ابن ماجہ کو صحاح ستہ میں شامل کیا ہے۔ (۲۳)

۲۔ امام ابو القاسم لکن عساکر (ت ۵۷۱ھ) کی الاشراف علی الاطراف، جس میں انہوں نے سنن اربعہ کی احادیث کی اطراف اس کتاب میں مرتب کیں۔ (۲۵) اس کتاب میں انہوں نے سنن کبریٰ کی اطراف ابن حیویہ کی روایت سے مرتب کیں۔ (۲۶)

۳۔ حافظ ابوالحجاج جمال الدین یوسف المزى (ت ۷۴۲ھ) کی مشہور کتاب تھذہ الاشراف لمعرفة الاطراف جس میں انہوں نے لکن عساکر کی کتاب شامل کرتے ہوئے صحاح ستہ اور ان کے مولفین کی دیگر کتب کی تمام احادیث کو مسانید صحابہ کے حوالے سے جمع کیا ہے، اس میں وہ سنن نسائی (مجتبى) کی احادیث کا ذکر کرنے کے بعد سنن کبریٰ میں موجود احادیث کا تذکرہ بھی کرتے ہیں اور اس میں انہوں نے لکن الاحمر کی روایت کو بنیاد بنایا ہے۔ (۲۷) حافظ لکن حجر نے اپنی کتاب

النکت الظراف میں سنن کبریٰ کی ان احادیث کا تذکرہ کیا ہے جو کہ امام مزى سے چھوٹ گئی تھیں، اور یہ کتاب تھذہ الاشراف کے حاشیہ پر طبع کی گئی ہے۔ تھذہ الاشراف مولانا عبدالصمد شرف الدین کی تحقیق سے چودہ جلدوں میں ۱۹۶۶ء میں بمبئی سے شائع ہو چکی ہے۔

۴۔ حافظ شمس الدین ابوالحسن محمد بن علی بن الحسن بن حمزة الدمشقی (ت ۷۶۵ھ) کی الکشاف فی معرفة الاطراف۔ (۲۸)

۵۔ ابو العباس احمد بن ثابت بن محمد الطرقی کی اطراف الکتب الحرمہ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابو داؤد، سنن الترمذی اور سنن النسائی)۔ (۲۹)

۶۔ اور اس سلسلے کی آخری کتاب ”ذخائر الموارث فی الدلالة علی مواضع الحدیث“، اور اس کے مصنف علامہ عبدالغنی النابلسی (ت ۱۱۴۳ھ) ہیں، جنہوں نے سنن کبریٰ کے جائے مجتبیٰ کی احادیث شامل کی ہیں، جیسا کہ وہ اپنے مقدمہ میں ذکر کرتے ہیں۔ (۳۰) لیکن عملاً ایسا نہیں معلوم ہوتا اس لیے کہ کئی احادیث ایسی ملتی ہیں جو کہ ان کے کہنے کے مطابق وہ سنن النسائی کی ہیں جبکہ وہ اس میں نہیں پائی جاتیں اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ احادیث غالباً سنن کبریٰ میں سے ہیں۔ یہ کتاب بھی دو جلدوں میں مطبوعہ موجود ہے۔

سنن کبریٰ اور مجتبیٰ کے راویان کرام

امام نسائی کے شاگردوں میں سے ایک بڑی تعداد نے ان کی کتابوں کی روایت کی ہے، لیکن ان میں سے دس حضرات کا تذکرہ حافظ ابن حجر نے کیا ہے۔ (۳۱)

اور وہ حضرات یہ ہیں:

- ۱۔ امام نسائی کے صاحبزادے ابو موسیٰ عبدالکریم بن احمد بن شعیب النسائی، ۳۴۴ھ میں انتقال ہوا۔ (۳۲)
- ۲۔ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم الدینوری، ابن السنی کے لقب سے مشہور ہیں، ۳۶۴ھ میں وفات پائی، علوم حدیث کی کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ (۳۳)
- ۳۔ ابو علی الحسن بن الخضر السیوطی، ۳۶۱ھ میں انتقال ہوا۔ (۳۴)
- ۴۔ ابو محمد الحسن بن رشیق الحسری، ۳۷۰ھ میں وفات پائی۔ (۳۵)
- ۵۔ ابوالقاسم حمزہ بن محمد بن علی الکتانی، ۳۵۷ھ میں وفات پائی۔ (۳۶)
- سنن کبریٰ کی ان کی روایت میں کتاب الخلیل و کتاب الطب نہیں پائی جاتی۔ (۳۷)
- ۶۔ ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا بن حیوة النیسابوری، ۳۶۶ھ میں رحلت فرمائی۔ (۳۸)

۷۔ اندلسی محدث محمد بن معاویہ بن عبدالرحمن القرطبی، لکن الاحمر کے لقب سے مشہور ہوئے، انہی کی کوششوں سے سنن التبرانی نے اندلس میں رواج پایا، ۲۵۸ھ میں ان کا انتقال ہوا، (۳۹) ان کی روایت میں مندرجہ ذیل کتب موجود نہیں ہیں: الخصاص، الاستعاذۃ، مناقب الصحابہ کے صرف چار اجزاء، الصوت، التصحیر، البیعة اور ثواب القرآن کا ایک ایک جزء، اور کتاب التصحیر کے پانچ اجزاء۔

۸۔ محمد بن قاسم بن محمد بن قاسم بن محمد بن سیار القرطبی، ۳۲۷ھ میں وفات پائی۔ (۴۰)

۹۔ ابو بکر احمد بن اسماعیل بن المہدی، ۳۸۵ھ میں وفات پائی۔ (۴۱)

۱۰۔ ابوالحسن علی بن ابی جعفر الطحاوی، ۳۵۱ھ میں وفات پائی۔ (۴۲)

ان کے علاوہ محدثین کرام کی ایک بڑی تعداد ہے، جنہوں نے حدیث کی اس اہم کتاب کو عالم اسلام کے اطراف و اکناف میں پہنچایا، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، اور اپنے دین کی حفاظت کے صلے میں بہترین بدلہ دے۔

نوٹ: سنن کبریٰ اور مجتبیٰ کے ابواب اور احادیث کے تقابلی مطالعہ کے لیے اعداد و شمار پر مشتمل ایک ضمیمہ تیار کیا گیا ہے جو اس مضمون کے ساتھ شامل ہے:

ضمیمہ نمبر ۱: سنن کبریٰ اور صغریٰ کے ابواب اور احادیث کے اعداد و شمار

السنن الکبریٰ السنن الصغریٰ (مجتبیٰ)

نمبر شمار	نام کتاب	ابواب	احادیث	ابواب	احادیث	ملاحظات
۱	الطہارۃ	۱۸۳	۳۱۲	۲۷۵	۳۳۶	
۲	الصلاۃ	۸۵۵	۱۶۳۱	۷۵۳	۱۳۷۱	
۳	الجماعۃ	۱۱۹	۲۷۱	۱۲۱	۲۷۲	
۴	الزکاۃ	۱۰۲	۱۸۵	۱۰۰	۱۸۲	
۵	الصیام	۲۱۵	۹۳۲	۸۵	۳۲۵	

۶	الاعتکاف	۲۶	۹۴	صرف سنن کبریٰ میں ہے۔
۷	الحارثیہ (تحريم الدم)	۲۹	۱۷۰	۱۶۸ ۲۹
۸	المناسک	۳۱۳	۶۹۳	۲۶۷ ۲۳۱
۹	الجمہاد	۳۴	۱۰۹	۱۱۱ ۴۸
۱۰	الحلیل	۱۷	۳۴	۳۳ ۱۷
۱۱	قسم الخمس	۳	۱۶	۱۶ ۳
				مجتبىٰ میں قسم الفتنی کے نام سے ہے۔
۱۲	الضحايا	۴۵	۸۷	۸۸ ۴۴
۱۳	العقیدہ	۶	۱۰	۱۰ ۵
۱۴	الفرع و العترة	۱۲	۳۱	۴۱ ۱۱
۱۵	المزارعة	۵	۱۱۳	۸۰ ۱۱
				مجتبىٰ میں کتاب الايمان والنذور کے ضمن میں ہے
۱۶	لأيمان والنذور	۱۸	۷۲	۱۷۹ ۴۳
				اس تعداد میں مزارعت کی حدیث شامل ہیں۔
۱۷	الصید والذباح	۴۰	۱۰۰	۹۹ ۳۸
۱۸	الحقن	۳۱	۱۷۵	صرف سنن کبریٰ میں ہے۔
۱۹	الاشربة	۶۱	۲۵۶	۲۱۵ ۵۶
۲۰	النکاح	۹۳	۲۷۸	۱۹۳ ۸۴
۲۱	الطلاق	۷۶	۱۷۴	۱۷۴ ۷۶
۲۲	الركاز	۱	۷	صرف سنن کبریٰ میں ہے
۲۳	احياء الموت	۴	۲۰	ایضاً
۲۴	الحارثیہ	۲	۱۴	ایضاً
۲۵	الضوال	۱	۱۵	ایضاً

۲۶	القطب	۶	۲۵		صرف سنن کبریٰ میں ہے
۲۷	العلم	۲۳	۷۹		ایضاً
۲۸	القضاء	۶۳	۱۲۳	۳۶	مجتبیٰ میں آداب القضاة کے نام سے ہے۔
۲۹	البدع	۱۱۱	۲۶۵	۱۰۷	۲۵۹
۳۰	الفرائض	۳۷	۱۱۶		صرف سنن کبریٰ میں ہے
۳۱	الإحیاء	۳	۱۷	۳	۱۷
۳۲	الوصایا	۱۲	۶۱	۱۲	۶۱
۳۳	الخل	۳	۱۶	۲	۱۶
۳۴	الہیة	۲	۲۲	۳	۱۸
۳۵	الرقیبی	۲	۹	۲	۱۳
۳۶	العمری	۵	۵۰	۵	۴۸
۳۷	الولیمة	۱۶۰	۳۱۳		صرف سنن کبریٰ میں ہے
۳۸	القلمة	۲۶	۱۶۸	۲۳	۱۶۵
۳۹	الوفاة	۱۹	۴۷		صرف سنن کبریٰ میں ہے
۴۰	الرجم	۵۴	۲۳۰		صرف سنن کبریٰ میں ، باب تعزیرات و شہود اس میں شامل ہے۔
۴۱	السرقۃ	۳۰	۱۲۳	۱۵	۱۱۵
					مجتبیٰ میں قطع السارق کے نام سے ہے۔
۴۲	الایمان و شرائعہ			۲۳	۵۵
۴۳	الطب	۷۳	۱۴۳		صرف سنن کبریٰ میں ہے
۴۴	العصیر	۲۳	۳۸		ایضاً

۴۵	الصوت	۵۲	۱۱۱	۶۳	۳۹	صرف سنن کبریٰ میں ہے
۴۶	البرج	۴۳	۶۷	۶۳	۳۹	
۴۷	الاستحابة	۶۷	۱۳۹	۱۱۲	۶۵	
۴۸	فضائل القرآن	۶۲	۱۲۵			صرف سنن کبریٰ میں ہے
۴۹	المناقب	۸۲	۲۸۹			ایضاً
۵۰	خصائص علی	۶۳	۱۸۹			ایضاً
۵۱	السیر	۱۸۸	۳۰۷			ایضاً
۵۲	عشرة النساء	۱۱۷	۳۹۹	۲۷	۴	
۵۳	الزیرة	۱۱۹	۵۴۳	۳۳۹	۱۲۱	
۵۴	عمل الیوم واللیلة	۲۷۱	۱۱۵۲			مستقل مطبوعہ نسخے میں احادیث کی تعداد (۱۱۴۱) ہے، صرف سنن کبریٰ میں ہے
۵۵	التفسیر	۴۱۸	۷۳۵			صرف سنن کبریٰ میں ہے

سنن کبریٰ کی احادیث کی کل تعداد: ۱۳۱۰۲

سنن صغریٰ کی احادیث کی کل تعداد: ۵۷۶۹

دونوں کا فرق: ۷۳۳۳

ضمیمہ نمبر ۲۔

وہ کتب جن کا امام مزنی نے تھے الاشراف میں ذکر کیا ہے لیکن وہ مطبوعہ نسخے میں موجود نہیں ہیں، ممکن ہے کہ روایات کے فرق کی بناء پر یہ کتب مطبوعہ نسخے میں سے رہ گئی ہوں۔

- ۱- کتاب الہم
- ۲- کتاب الرقائق
- ۳- کتاب الرویا
- ۴- کتاب الشروط
- ۵- کتاب الملائکہ
- ۶- کتاب المواعظ
- ۷- کتاب الصلح

حواشی

- ۱- مفصل سوانح حیات کے لیے دیکھیے: فکر و نظر شمار / ۳، جلد / ۳۱، جنوری۔ مارچ ۱۹۹۳ء، امام نسائی: شخصیت اور خدمات: تاج الدین الازہری۔
- ۲- البرزی، تھمہ الاشراف: مقدمہ ۱۸/۱، دارالکتب العلمیہ بیروت۔
- ۳- مختصر سنن ابو داؤد / ۱۳، تحقیق احمد شاکر و محمد حامد القلی، مطبعتہ نصاب السنۃ الحمدیہ، القاہرہ۔ ۱۹۳۸ء۔
- ۴- ذخائر المواریث: ۱/ ۳-۴، جمعیت المعرف والتالیف، الازہریہ، القاہرہ۔ ۱۹۳۳ء
- ۵- النسائی: السنن الکبریٰ۔ ۱/ ۶۱۔ الدار القیمتہ۔ بمبئی۔ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۲ء
- ۶- النسائی: السنن الکبریٰ۔ ۱/ ۱۳۔ دارالکتب العلمیہ۔ بیروت لبنان۔ ۱۳۱۱ھ / ۱۹۹۱ء
- ۷- الذہبی: تاریخ الاسلام۔ ۲۸/ ۳۱۹۔ تحقیق ڈاکٹر عمر عبدالسلام تدمری۔ دارالکتب العربی۔ بیروت ۱۹۸۹ء
- ۸- ابن العماد: شذرات الذهب / ۳ / ۳۸۔ مکتبۃ القدسی۔ القاہرہ۔ ۱۳۵۱ھ
- ۹- ابن خیر: المعجم ص ۱۱۶-۱۱۷ منقول از عمل الیوم والمیلۃ لسنائی تحقیق، فاروق حمادہ، موسسۃ الرسالۃ۔ بیروت، ۱۹۸۷ء
- ۱۰- الذہبی: تذکرۃ الحفاظ / ۳ / ۱۲۳۳۔ دائرۃ المعارف العثمانیہ۔ حیدرآباد دکن۔ ہند۔ ۱۹۵۸ء
- ۱۱- ابن الاثیر: جامع لأصول، ۱/ ۱۲۱۔ مطبعتہ السنۃ الحمدیہ۔ القاہرہ۔ ۱۹۳۹ء

- ۱۲۔ الریاضی: نصب الریاض، ۸/۱۔ المجلس العلمی۔ دایمیل۔ حند۔ ۱۹۳۸ء۔
- ۱۳۔ ابن کثیر: البدایہ والنہایہ۔ ۱۲۳/۱۱۔ مطبعہ السعادة ولطیحة السلفیة۔ القاہرہ۔ ۱۹۳۲ء
- ۱۴۔ السیوطی: تدریب الروای۔ ۱۰۲/۱۔ تحقیق عبدالوہاب عبدالطیف، داراحیاء السنۃ الحدیث۔ بیروت۔ ۱۹۷۹ء۔
- ۱۵۔ سنن الترمذی (مجتبی) کتاب الصيد والذبايح ۷/۲۰۳، حدیث نمبر ۳۲۷۴۔ یہاں ابن السنن کا یہ قول ملتا ہے: ”آخبرنا الامام ابو عبد الرحمن الترمذی بمصر قراءۃ علیہ وأنا آسح“۔
- ۱۶۔ المائدۃ/۶
- ۱۷۔ امام نسائی کی تاریخ وفات ۳۰۳ھ جبکہ باقی ائمہ کا انتقال ۲۵۶ھ اور ۲۷۹ھ کے درمیان ہوا ہے۔
- ۱۸۔ الزرکشی: البرہان فی علوم القرآن ۱/۳۳۲۔ تحقیق محمد ابو الفضل ابراہیم۔ داراحیاء الکتب العربیہ۔ القاہرہ۔ ۱۹۵۷ء
- ۱۹۔ ابن کثیر: البدایہ والنہایہ۔ ۱۲۳/۱۱۔ کتاب خصائص علی برادر محمد میرین بلوچی مرحوم کی تحقیق سے کویت میں شائع ہو چکی ہے۔
- ۲۰۔ تفسیر الترمذی کے نام سے صبری عبدالخالق الشافعی اور سید بن عباس الجلیسی کی تحقیق سے بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔
- ۲۱۔ ڈاکٹر فاروق حمادہ کی تحقیق سے موسسۃ الرسالۃ بیروت نے شائع کی ہے۔
- ۲۲۔ ”آخبرنا“ حدیث کی روایت کرنے کے مختلف صیغوں میں سے سب سے اعلیٰ صیغہ ہے، جس میں طالب علم اپنے استاد کی زبان یا کتب سے حدیث روایت کرتا ہے۔ دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح، تحقیق ڈاکٹر عائشہ عبدالرحمن۔ ص ۳۲۱۔ دارالمعارف۔ قاہرہ۔
- ۲۳۔ بلاغات: یہ حدیث بیان کرنے کا وہ طریقہ ہے جس میں صاحب کتاب سند کے جائے سننے والے راوی کی زبانی حدیث ”بلغنی یا بلغنا“ کے صیغے سے بیان کرتا ہے، امام مالک نے کثرت سے یہ طریقہ استعمال کیا ہے۔
- ۲۴۔ ابن حجر: لسان المیزان ۵/۲۰۷۔ دائرۃ المعارف الکامیہ۔ حیدرآباد، دکن۔ حند ۱۳۳۱ھ۔
الذہبی: میزان الاعتدال ۳/۵۸۷۔ تحقیق علی محمد الجاوی۔ داراحیاء الکتب العربیہ۔ القاہرہ۔ ۱۹۶۳ء۔
- ۲۵۔ مختصر سنن ابو داؤد اللیثی ۸/۱۳۲۔ تحقیق محمد حامد العقی۔ مطبعۃ السنۃ الحمدیہ۔ القاہرہ۔ ۱۹۵۰ء

- ٢٦- ابن حجر: تهذيب التهذيب ١/١٨٩- المكتبة الاثرية- لاهور- مصور نسخ از دائرة المعارف حيدر آباد- هند
- ٢٧- النسائي: السنن الكبرى، مقدمه از عبدالصمد شرف الدين ١٨/١
- ٢٨- النسائي: عمل اليوم والميلة- تحقيق دكتور فاروق حماده- مقدمه ص ٨٢-
- ٢٩- الكافي: الرسالة المسطرة، ص ١٢٥-١٢٦- دارالكتب العلمية- بيروت- لبنان- ١٤٠٠هـ
- ٣٠- النابلسي: ذخائر المواريث ١/١٣
- ٣١- ابن حجر، تهذيب التهذيب: ١/٣٤
- ٣٢- تفسير النسائي: مقدمه ١/٣٣- مؤسسة الكتب العلمية- بيروت- لبنان- ١٩٩٠ء
- ٣٣- الذهبي: تذكرة الحفاظ ٣/٩٣٠، ابن العماد: شذرات الذهب ٣/٣٤٤
- ٣٤- الذهبي: تذكرة الحفاظ ٣/٩٨٩، ابن العماد: شذرات الذهب ٣/٣٩٩
- ٣٥- الذهبي: تذكرة الحفاظ ٢/٩٥٩، ابن العماد: شذرات الذهب ٣/٤١٤
- ٣٦- الذهبي: تذكرة الحفاظ ٣/٩٣٢، ابن العماد: شذرات الذهب ٣/٢٣٣
- ٣٧- ابن خير الاشعبي: المعجم، ص ١١٤
- ٣٨- ابن العماد: شذرات الذهب ٣/٥٤٤
- ٣٩- ابن العماد: شذرات الذهب ٣/٢٤٤، الحميدي: جذوة المعجم، ص ٨٢
- ٤٠- تذكرة الحفاظ: ٣/٨٣٣، ابن العماد: شذرات الذهب ٢/٣٠٩
- ٤١- الذهبي: سير اعلام النبلاء ١٦/٣٦٢- مؤسسة الرسالة- بيروت- لبنان- ١٩٨٨ء- ابن العماد: شذرات الذهب ٣/١١٣
- ٤٢- مقدمة تفسير النسائي ١/٣٥-

